گردن اور کانوں کے مسح کے لئے دوبارہ ہاتھ تر کرنا

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

وضو میں سر کا مسح کرنے کے بعد گردن اور کانوں کے مسح کے لیے ہاتھ دوبارہ تر کرنا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو میں سر کا مسح کرنے کے بعد گردن اور کانوں کے مسح کے لیے ہاتھ دوبارہ تر کرنا ضروری نہیں ہے جبکہ پہلی تری موجود ہو۔ لیکن اگر کسی نے پہلی تری موجود ہونے کے باوجود دوبارہ ہاتھ تر کر لیے تو اس میں حرج بھی نہیں ہے، بلکہ یہ اچھا ہے کہ اس میں ان فقہاء کرام کے نزدیک بھی سنت پر عمل ہے جو فرماتے ہیں کہ کانوں کے مسح کے لیے دوبارہ ہاتھ تر کیے جائیں۔ نیز یہ یاد رہے کہ اگر سر کے مسح کے دوران انگلیوں کی تری ختم ہو گئی تو اب کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا ضروری ہو جائے گا۔

مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے ”و" یسن "مسح الأذنين ولو بماء الرأس "لأنه صلى الله عليه و سلم غرف غرفة فمسح بها رأسه وأذنيه فإن أخذ لهما ماء اجديدا مع بقاء البلة كان حسنا“ ترجمہ: اور کانوں کا مسح کرنا سنت ہے اگرچہ سر کے پانی سے ہی ہو۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو لیا اور اس سے سر اور کانوں کا مسح کیا، اور اگر پہلے سے تری موجود ہونے کے باوجود ان کے لیے نیا پانی لیا تو یہ اچھا ہے۔ (مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، صفحہ 33، المکتبۃ العصریۃ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”أقول: مقتضاه أن مسح الأذنين بماء جديد أولى مراعاة للخلاف؛ ليكون آتيا بالسنة اتفاقا“ ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ علماء کرام کی عبارات کا مقتضی یہ ہے

کہ اختلاف کی رعایت کی وجہ سے سر کا مسح جدید پانی سے کرنا بہتر ہے تاکہ وہ بالاتفاق سنت کو بجالانے والا قرار پائے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 1، ص 121، دارالفکر، بیروت)

فتح القدیر میں ہے "وأما ما روي أنه -صلى الله عليه وسلم- أخذ لأذنيه ماء جديدا فيجب حمله على أنه لفناء البلة قبل الاستيعاب توفيقا بينه وبين ما ذكرنا, وإذا انعدمت البلة لم يكن بد من الأخذ كما لو انعدمت في بعض عضو واحد "ترجمہ: اور وہ جو روایت کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک کانوں کے لیے نیا پانی لیا تو اس روایت اور ہماری ذکر کردہ روایت میں تطبیق دینے کے لیے اسے اس پر محمول کرنا واجب ہے کہ یہ استیعاب یعنی گھیرنے سے پہلے تری کے فناء ہونے کی وجہ سے تھا اور جب تری ختم ہوجائے تو اب نیا پانی لینا ضروری ہے جیسا کہ اگر کسی ایک عضو کے بعض حصے میں تری ختم ہوجائے تو دوبارہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الطہارات، ج 01، ص 28، کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3888

تاریخ اجراء: 05 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/02 جون 2025ء